فتاویٰ کرامات غوثیہ

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ

متوفی ۱۳۴۰ھ

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

فتاویٰ کراماتِ غوثیہ

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت

امام احمد رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ

متوفی ۱۳۴۰ھ

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

فهرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں. پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ

اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ اولٰی:

از اوجین ریاست گوالیار

مرسلہ جناب محمد یعقوب علی خاں صاحب ۱۷

ربیع الآخر ۱۳۱۰ھ

براق

مسئلہ ۱۲:کیافرماتے ہیں علمائے حق الیقین اورمفتیان پابند شرع متین اس مسئلہ میں کہ عبارت نظم "شام ازل اورصبح ابد"سے بیٹھ جانا براق کا وقت سواری آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ثابت ہے۔

"مقولۂ جبرئیل علیہ السلام"

نظم

مسند نشین عرش معلی یہی تو ہے
مفتاح قفل گنج فاوحی یہی تو ہے
مہتاب منزل شب اسری یہی تو ہے
خورشید مشرق فتدلّی یہی تو ہے
ہمراز قرب ہمدم اوقاتِ خاصہ ہے
ہژدہ ہزار عالم رب کا خلاصہ ہے
سن کر یہ بات بیٹھ گیا وہ زمیں پر
تھامی رکاب طائرسدرہ نے دوڑکر
رونق افزائے دیں ہوئے سلطان بحروبر
کی عرض پھر براق نے یا سید البشر
محشرکو جب قدم سے گہر پوش کیجئے
اپنے غلام کو نہ فراموش کیجئے
خیرالوری نے دی اسے تسکیں کہا کہ ہاں
خوش خوش وہ سوئے مسجداقصی ہوا رواں

صاحب"تحفہ قادریہ"لکھتے ہیں کہ براق خوشی سے پھولا نہ سمایا اوراتنا بڑا اوراونچا ہوگیا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اورپاؤں رکاب تک نہ پہنچا. ارباب معرفت کے نزدیک اس معاملہ میں عمدہ ترحکمت یہ ہے کہ جس طرح آج کی رات محبوب اپنا دولت وصال سے فرح (خوشحال) ہوتاہے اسی طرح محبوب کا محبوب بھی نعمت قرب خاص اور دولت اختصاص اورولایت مطلق اورغوثیت برحق اورقطبیت اصطفاء اورمحبوبیت مجدوعلاسے آج مالا مال ہی کردیاجائے۔

چنانچہ صاحب "منازل اثنا عشریہ"تحفہ قادریہ سے لکھتاہے کہ اس وقت سیدی ومولائی مرشدی وملجائی ، قطب الاکرم، غوث الاعظم، غیاث الدارین وغوث الثقلین، قرۃ العین مصطفوی نوردیدہ مرتضوی ، حسنی حسینی سروحدیقہ مدنی، نورالحقیقت والیقین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی روح پاک نے حاضرہوکر گردن نیاز صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اوراس طرح عرض کیا:

؎ برسرودیدہ ام بنہ اے مہ نازنین قد
بودبسر نوشت من فیض قدم ازیں قدم

(اے نازنین میرے سر اورآنکھوں پرقدم رکھئے تاکہ اس کی برکت سے میری تقدیر پر فیضان قدم ہو۔ت)

خواجہ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہوئے اوراس روح پاک سے استفسار فرمایا کہ تو کون ہے؟عرض کیا : میں آپ کے فرزندان ذریات طیبات سے ہوں اگر آج نعمت سے کچھ منزل بخشئے گا توآپ کے دین کو زندہ کروں گا.فرمایا : تو محی الدین ہے اورجس طرح میرا قدم تیری گردن پر ہے کل تیرا قدم کُل اولیاء کی گردن پر ہوگا۔

بیت قصیدہ غوثیہ:

وکل ولی لہ قدم وانی
علی قدم النبی بدرالکمال

(ہرولی میرے قدم بقدم ہے اورمیں حضورسید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پرہوں جو آسمان کمال کے بدرکامل ہیں۔ ت)

(فتوح الغیب علی ھامش بہجۃ الاسرارالقصیدۃ الغوثیۃ مصطفٰی البابی مصرص۲۳۱)

پس ان دونوں عبارت کتب سے کون سی عبارت متحقق ہے ؟ کس پر عمل کیاجائے؟یا دونوں ازروئے تحقیق کے درست ہیں؟بیان فرمائیے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین.

الجواب:

حضورپرنورسیدعالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سواری کے وقت براق کا شوخی کرنا ، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسے تنبیہ فرمانا کہ :

"اے براق! کیا محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ یہ برتاؤ! واللہ!تجھ پرکوئی ایسا سوار نہ ہوا جو اللہ عزوجل کے حضوران سے زیادہ رتبہ رکھتاہو."

اس پر براق کا شرمانا، پسینہ پسینہ ہوکر شوخی سے باز رہنا، پھر حضور پرنور صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ کا سوار ہونا، یہ مضمون تو ابوداود وترمذی ونسائی وابن حبان وطبرانی وبیہقی وغیرہم اکابر محدثین کی متعدد احادیث صحاح وحسان وصوالح سے ثابت .

کما بسط اکثرھاالمولی الجلال السیوطی قدس سرہ فی خصائصہ الکبرٰی وغیرہ من العلماء الکرام فی تصانیفھم الحسنٰی	جیسا کہ اس میں سے اکثرکی تفصیل امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الخصائص الکبرٰی "میں اوردیگر علماء کرام نےاپنی

شاندار تصانیف میں فرمائی ہے۔(ت)

(الخصائص الکبری باب خصوصیتہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاسراء حدیث ام سلمہ مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات ہند ۱/۱۷۹)

(المواہب اللدنیۃ المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت۳/ ۴۱)

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ذکر الاسراء والمعراج دارابن کثیر بیروت الجزأین، الاول والثانی ص۳۹۸)

اوراس کا حیا کے سبب براہ تذلل وانقیادپست ہوکر لپٹ جانا بھی حدیث میں وارد ہے .

ففی روایۃ عند ابن اسحٰق رفعا الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال فارتعشت حتی لصقت بالارض فاستویت علیہا

اورایک روایت میں ابن اسحق سے مرفوعًا مروی ہے کہ حضور پرنورصلوات اللہ وسلامہ علیہ فرماتے ہیں : جب جبریل نے اس سے کہا تو براق تھراگیا اورکانپ کر زمین سے چسپاں ہوگیا،پس میں اس پر سوار ہوگیا۔ صلی اللہ تعالی علیہ وعلٰی اٰلہٖ وصحبہ وبارک وسلم

(المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن اسحٰق المقصد الخامس المکتب الاسلامی بیروت ۳ / ۳۹)

اوریہ روایت کہ سوال میں تحفہ قادریہ سے ماثور،اس کی اصل بھی حضرات مشائخ کرام قدست اسرارہم میں مذکور .....فاضل عبدالقادر

قادری[1]بن شیخ محی الدین اربلی، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادررضی اللہ تعالی عنہ میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کتاب حرزالعاشقین میں فرماتے ہیں :

ان لیلۃ المعراج جاء جبرئیل علیہ السلام ببراق الٰی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اسرع من البرق الخاطف الظاھر،ونعل رجلہ کالھلال الباھر،ومسمارہ کا لانجم الظواھر، ولم یأخذ ہ السکون والتمکین لیرکب علیہ النبی الامین، فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، لم لم تسکن یابراق حتی ارکب علٰی ظھرک ، فقال روحی فداءً لتراب نعلک یارسول اللہ اتمنی ان تعاھدنی ان لاترکب یوم القٰیمۃ علٰی غیر حین دخولک الجنۃ،فقال النبی

یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدمت اقدس حضور پرنورصلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں براق حاضر لائے کہ چمکتی اُچک لے جانیوالی بجلی سے زیادہ شتاب روتھا،اوراس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکا جوند ڈالنے والا ہلال اوراس کی کیلیں جیسے روشن تارے . حضور پُرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سواری کے لئے اسے قراروسکون نہ ہوا، سیدِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اس سے سبب پوچھا: بولا: میری جان حضور

صلی اللہ علیہ وسلم
یکون لک ماتمنیت ،
فقال البراق التمس ان
تضرب یدک المبارکۃ
علٰی رقبتی لیکون
علامۃ لی یوم القٰیمۃ ،
فضرب النبی صلی
اللہ تعالٰی علیہ وسلم
یدہ علٰی رقبۃ البراق،
ففرح البراق فرحا
حتی لم یسع جسدہ
روحہ ونمٰی اربعین
ذراعامن فرحہ وتوقف
فی رکوبہ لحظۃ
لحکمۃ خفیۃ
ازلیۃ،فظھرت روح
الغوث الاعظم رضی
اللہ تعالٰی عنہ وقال یا
سیدی ضع قدمک علٰی
رقبتی وارکب،فوضع
النبی صلی اللہ تعالٰی
علیہ وسلم قدمہ علٰی
رقبتہ ورکب، فقال
قدمی علٰی رقبتک
وقدمک علٰی رقبۃ کل
اولیاء اللہ تعالٰی انتہی

کی خاکِ نعل پر
قربان، میری آرزو یہ
ہے کہ حضور مجھ سے
وعدہ فرمالیں کہ روز
قیامت مجھی پر
سوارہوکر جنت میں
تشریف لے جائیں .
حضور معلّٰی صلوات
اللہ تعالی وسلامہ
علیہ نے فرمایا : ایسا
ہی ہوگا . براق نے
عرض کی: میں
چاہتاہوں حضور میری
گردن پر دست مبارک
لگادیں کہ وہ روز
قیامت میرے لیے علامت
ہو۔ حضور اقدس صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم
نے قبول فرمالیا. دست
اقدس لگتے ہی براق
کو وہ فرحت
وشادمانی ہوئی کہ
روح اس مقدار جسم
میں نہ سمائی
اورطرب سے پھول کر
چالیس ہاتھ اونچا

ہوگیا۔حضورپُرنورصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لحظہ سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہوکر عرض کی : اے میرے آقا ! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں . سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوارہوئے اورارشاد فرمایا : "میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر."

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادرالمنقبۃ الاولی سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص۲۵ ،۲۴)

نوٹ:

زیر نظرنسخہ حضرت مولانا ابوالمنصورمحمد صادق قادری فاضل جامعہ رضویہ فیصل آبادکے ترجمہ کے ساتھ شائع ہوا ہے .

اس کے بعد فاضل عبدالقادر اربلی فرماتے ہیں :

فایاک یااخی ان تکون من المنکرین المتعجبین من حضور روحہ لیلۃ المعراج لانہ وقع من غیرہ فی تلک اللیلۃ کما ھو ثابت بالاحادیث الصحیحۃ کرؤیتہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارواح الانبیاء فی السمٰوٰت وبلالا فی الجنۃ واویسا القرنی فی مقعدالصدق وامرأۃ ابی طلحۃ فی الجنۃ ، وسماعہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم خشخشۃ الغمیصاء بنت ملحان فی الجنۃ کما ذکرنا قبل ھذا ، وذکرفی حرز العاشقین وغیرہ من الکتب ان نبینا صلی

یعنی اے برادر! بچ اور ڈر اس سے کہ کہیں تُو انکار کر بیٹھے اورشب معراج حضورغوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ کی حاضری پر تعجب کرے کہ یہ امر توصحیح حدیثوں میں اوروں کے لئے وارد ہواہے ، مثلاً حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے آسمانوں میں ارواح انبیاءعلیہم الصلوٰۃ والسلام[2] کو ملاحظہ فرمایا، اورجنت میں بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ[3] کو دیکھا اورمقعد صدق میں اویس قرنی اوربہشت میں زوجۂ ابوطلحہ[4] کو اورجنت میں غمیصاء بنت

اللہ تعالٰی علیہ وسلم لقی لیلۃ المعراج سیدنا موسٰی علیہ السلام فقال موسٰی مرحبابالنبی الصالح والاخ الصالح انت قلت علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل، ارید ان یحضراحد من علماء امتک لیتکلم معی فاحضر النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم روح الغزالی رحمہ اللہ تعالٰی الٰی موسٰی علیہ السلام (وساق القصۃ ثم قال)، وفی کتاب رفیق الطلاب لاجل العارفین الشیخ محمد الجشتی نقلا عن شیخ الشیوخ قال قال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انی رأیت رجالا من امتی فی لیلۃ المعراج ارانیھم اللہ تعالٰی (الخ ثم قال) وقال الشیخ نظام

ملحان کی پہچل سنی،[5] جیسا کہ ہم اس سے قبل ذکر کرچکے ہیں .

اورحرز العاشقین وغیرہ کتابوں میں کہ حضرت سیدنا موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی درخواست پر حضور پُرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے روح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو حکم حاضری دیا . روحِ امام نےحاضرہوکر موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام کیا.

[6]اورعارف اجل شیخ محمد چشتی نے کتاب رفیق الطلاب میں حضرت شیخ الشیوخ قدست اسرارہم سے نقل کیاکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب

الدین الکنجوی کان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم راکبا علی البراق وغاشیتہ علی کتفی انتھی وقال عمدۃ المحدثین الامام نجم الدین الغیطی فی کتاب المعراج ثم رفع الی سدرۃ المنتہٰی فغشیہ سحابۃ فیہا من کل لون فتأخر جبریل علیہ السلام ثم عرج لمستو سمع فیہ صریف الاقلام ورأی رجلا مغیبا فی نور العرش فقال من ھذا أملک؟ قیل : لا . قال : أنبی؟ قیل: لا، ھذا رجل کان فی الدنیالسانہ رطب من ذکر اللہ تعالٰی وقلبہ معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط الخ مافی التفریح ملخصا.

معراج کچھ لوگ اپنی امت کے ملاحظہ فرمائے[7]اورشیخ نظام الدین گنجوی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے تھے: جب حضورپُرنورصلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ رونق افروز پشت براق پر تھے اوربراق کا زین پوش میرے کندھے پرتھا.

اورعمدۃ المحدثین امام نجم الدین غیطی کتاب المعراج میں فرماتے ہیں : جب حضورمعلی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سدرۃ المنتہٰی تک تشریف لے گئے اس پر ایک ابر چھایا[8]جس میں ہر قسم کا رنگ تھا ، جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام پیچھے رہ گئے . سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ

وسلم مستوٰی پر جلوہ[9] فرماہوئےوہاں قلموں کے لکھنےکی آواز گوشِ اقدس میں آئی اورایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ نورعرش میں چھپاہوا ہے ،حضور نے دریافت فرمایا : کیا یہ فرشتہ ہے ؟

جواب ہوا : نہیں .

پوچھاکیا یہ نبی ہے؟

کہا : نہیں بلکہ یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یاد خدا میں تررہتی اوردل مسجدوں میں لگا رہتا. کبھی کسی کے ماں باپ کو بُراکہہ کر اپنے والدین کو بُرا نہ کہلوایا[10]انتہی.

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر المنقبۃ الاولٰی سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد ص۲۸تا۲۵)

یعنی جب معراج میں اتنے لوگوں کی ارواح کا حاضر ہونااحادیث واقوال علماء واولیاء سے ثابت ہے تو روح اقدس حضور پرنورسید الاولیاء غوث الاصفیاء رضی اللہ تعالی عنہ کی حاضری، کیا جائے تعجب وانکار ہے بلکہ

ایسی حالت میں حاضرنہ ہونا ہی محل استعجاب ہے اک ذرا انصاف وانداز ہ قدرقادریت درکار ہے .

اقول وباللہ التوفیق :

(م یں کہتاہوں اوراللہ ہی کی طرف سے توفیق ہےـت)فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اپنے رسالہ "ھدی الحیران فی نفی الفئی عن سیدالاکوان"میں بعونہ تعالی ایک فائد ہ جلیلہ لکھا کہ مطالب چند قسم ہیں،ہر قسم کا مرتبہ جدااورہر مرتبہ کا پایہ ثبوت علیحد ہ . اس قسم مطالب احادیث میں ظہورنہ ہونا مضر نہیں،بلکہ کلمات علماء ومشائخ میں ان کاذکر کافی .

امام سیوطی قدس سر ہ الشریف نے

امام خاتمۃ المحدثین جلال الملۃ والدین سیوطی قدس سر ہ الشریف نے "مناھل الصفاء فی تخریج احادیث الشفاء "میں اس روایت کی نسبت کہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضو رپُرنور صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ کے وصال اقدس کے بعد کلام طویل میں حضور کو ہرجملہ پر بکلمہ "بابی انت وامی یارسول اللہ"(یارسول اللہ صلی اللہ تعالی علیک وسلم !میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوںـت) نداکرکے فضائل جلیلہ وخصائص جمیلہ بیان کئے ، تحریر فرمایا :

لم اجد ہ فی شیئ من کتب الاثرلکن صاحب اقتباس الانوار وابن الحاج فی مدخلہ ذکرا ہ فی ضمن حدیث طویل وکفٰی بذلک سندا لمثلہ فانہ لیس ممایتعلق بالاحکام

یعنی میں نے یہ روایت کسی کتابِ حدیث میں نہ پائی مگر صاحب اقتباس الانوار اورامام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے ایک حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اورایسی روایت کو اسی قدر سند کفایت کرتی ہے

کہ انہیں کچھ باب
احکام سے تعلق نہیں
انتہی.

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں نقل کیا اور مقرررکھا.

(نسیم الریاض بحوالہ مناہل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع برکات رضا گجرات ہند ۱/ ۲۴۸)

بالجملہ روح مقد س کا شب معراج کوحاضر ہونا اورحضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا حضرت غوثیت کی گردن مبارک پر قدم اکرم رکھ کر براق یا عرش پر جلوہ فرمانا، اورسرکارابدقرارسے فرزند ارجمند کو اس خدمت کے صلہ میں یہ انعام عظیم عطاہونا . ان میں کوئی امر نہ عقلاً اورشرعاً مہجور اورکلماتِ مشائخ میں مسطور وماثور،کتبِ حدیث میں ذکر معدوم ، نہ کہ عدم مذکور، نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور، اورقدرت قادر وسیع وموفور، اورقدر قادری کی بلندی مشہور پھر ردوانکارکیا مقتضائے ادب وشعور.

اقول اصلاً منافات نہیں

اب یہ رہا کہ اس حدیث میں کہ براق برق رفتار زمین سے لپٹ گیا . اوراس روایت میں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گردنِ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ پر قدم رکھ کر زیب پشتِ براق ہوئے ، بظاہر تنافی ہے .

اقول اصلاً منافات نہیں، بلکہ جب اسی روایت میں مذکور کہ براق فرط فرحت سے چالیس ہاتھ اونچا ہوگیا اورپُرظاہر کہ جو مَرکَب[11] اس قدر بلند ہووہ کیسا ہی زمین سے ملصق[12] ہوجائے تاہم قامتِ انسان سے بہت بلند رہے گا اوراس پر سواری کے لئے ضرور حاجتِ نردبان[13] ہوگی. اب ایک چھوٹے سے

جانور فیل[14] ہی کو دیکھئے کہ جب ذرا بلند وبالاہوتاہے اسے بٹھا کر بھی بے زینہ سواری قدرے دقت رکھتی ہے . تو اگر براق بوجہ حیاء وتذلل حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی سواری کے لئے زمین سے لپٹ گیا ہو اورپھر بھی بوجہ طول ارتفاع حاجت زینہ ہو جس کے لئے روح سرکار غوثیت مدار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حاضر ہوکر اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے زیر قدم اکرم اپنا شانہ مبارک رکھا ہو ، کیا جائے استعجاب[15] ہے۔

وصلی اللہ تعالٰی علی الحبیب الاکرم واٰلہٖ وصحبہ اھل الکرم وابنہ الکریم الغوث الاعظم وعلینا بجاھھم وبارک وسلم واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

اللہ تعالی اپنے حبیب اکرم ، آپ کے کرم والے آل واصحاب ، آپ کے کریم بیٹے غوث اعظم اور ان کے صدقے میں ہم پر رحمت، برکت اور سلام نازل فرمائے۔ (ت)

مسئلہ دوم:

از کٹھورضلع سورت اسٹیشن سائن پرب
مرسلہ مولوی عبدالحق صاحب
۱۶رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ

مسئلہ ۱۳: کیافرماتے ہیں علمائے دین ان اقوال کے باب میں:

اول ، ایک رسالہ میں لکھا ہے کہ شب معراج میں حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حضرت پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ نےعرش معلّٰی پر اپنے اوپر سوار کر کے پہنچایا،یا کاندھا دےکر اوپر سوارکر کے پہنچایا،یاکاندھا دے کر اوپر جانے کی معاونت کی، یعنی یہ کام اوپر جانے کا براق اورحضرت جبریل

علیہ السلام اوررسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے انجام کو نہ پہنچا حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی.

دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو پیران پیر ہوتے۔

تیسرے یہ کہ زنبیل ارواح کی عزرائیل علیہ السلام سے حضرت پیران پیر نے ناراض اورغصہ میں ہوکر چھین لی تھی.

چوتھے یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالٰی کی روح کو دودھ پلایا پانچویں اکثر عوام کے عقیدے میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر صدیق سے زیادہ مرتبہ رکھتے ہیں .

ان اقوال کا کیا حال ہے ؟

مفصل بیان فرماکر اجر عظیم اورثواب کریم پائیں اوررفع نزاع بین الفریقین فرمائیں.

المستفتی

عبدالحق عفاعنہ کٹھور، ضلع سورت، گجرات (بھارت) مؤرخہ ۱۶رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ

الجواب

اللھم لک الحمد فقیر غفراللہ تعالٰی لہٗ کلمات چند مجمل وسودمندگزارش کرے اگرچہ فریقین میں سےکسی کو پسند نہ آئیں مگر بعونہ تعالی حق وانصاف ان سے متجاوزنہیں والحق احق ان یتبع واللہ الہادی الی صراط مستقیم (اورحق ہی اتباع کے زیادہ لائق ہے ، اوراللہ تعالی سیدھی راہ دکھانے والاہے۔)

اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو غوث پاک نبی ہوتے

جواب سوال۲: یہ قول کہ"اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ نبی ہوتے اگرچہ اپنے مفہوم شرطی پرصحیح وجائزالاطلاق ہے کہ بے شک مرتبہ علیہ رفیعہ حضورپُرنوررضی اللہ تعالی عنہ تلومرتبہ نبوت[16]"ہے . خودحضور معلّٰی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں :

"جو قدم میرے جدِّاکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اٹھایا میں نے وہیں قدم رکھا سوا اقدام نبوت کے ، کہ ان میں غیر نبی کا حصہ نہیں ؂

از نبی برداشتن گام از تونہادن قدم
غیر اقدام النبوۃ سدّممشاھا الختام

(نبی کا کام قدم اٹھانا اورآپ کا کام قدم رکھنا ہے علاوہ اقدام نبوت کے ، کہ وہاں ختم نبوت نے راستہ بند کردیاہے)

اورجواز اطلاق یوں کہ خود حدیث میں امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے لئے وارد :

لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ احمد والترمذی والحاکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما.	میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتا (اس کو امام احمد، ترمذی اورحاکم نے عقبہ بن عامر سے جبکہ طبرانی نے معجم کبیر میں عصمہ بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا.(ت)

(جامع الترمذی ابواب المناقب مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امین کمپنی دہلی۲/۲۰۹)
(المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ لوکان بعدی نبی لکان عمر دارالفکر بیروت ۳/۸۵)
(المعجم الکبیر حدیث۴۷۵ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷ /۱۸۰)
(مسند امام احمد بن حنبل حدیث عقبہ بن عامر المکتب الاسلامی بیروت۴/ ۱۵۴)

دوسری حدیث میں حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے وارد:

لو عاش ابراھیم لکان صدیقانبیا.رواہ ابن عساکر عن جابر بن	اگر ابراہیم جیتے تو صدیق وپیغمبر ہوتے۔ (اس کو ابن عساکر نے

عبداللہ وعن ابن عباس وعن ابن ابی اوفٰی والباوردی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہم.

جابر بن عبداللہ اورابن عباس اورابن ابی اوفٰی سے ، جبکہ الباوردی نےحضرت انس بن مالک سے روایت کیا، اللہ تعالی ان سے راضی ہو۔)

(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر بنیہ وبناتہ علیہ الصلوۃ والسلام وازواجہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۷۵تا۷۹)

(کنزالعمال بحوالہ الباوردی عن انس وابن عساکر عن جابر بن عبداللہ، ابن عباس وابن ابی اوفٰی حدیث ۳۲۲۰۴ ۱۱/۴۶۹)

علماء نے امام ابو محمد جوینی قدس سرہٗ کی نسبت کہا ہے کہ :" اگر اب کوئی نبی ہوسکتا تو وہ ہوتے۔"

امام ابن حجر مکی اپنے فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں:

قال فی "شرح المہذب "نقلا عن الشیخ الامام المجمع علی جلالتہ وصلاحہ وامامتہ ابی محمد الجوینی الذی قیل فی ترجمتہ لو جاز ان یبعث اللہ فی ھذہ الامۃ نبیا لکان ابا محمد الجوینی.

شرح مہذب میں کہا نقل کرتے ہوئے اس شیخ وامام سے جن کی جلالت وصلاحیت وامامت پر اجماع ہے یعنی ابو محمد جوینی علیہ الرحمہ جن کے تعارف میں کہا گیا ہے کہ اگر اب اللہ تعالی کی طرف سے اس امت میں کسی نبی کو بھیجنا جائزہوتا تو وہ

ابو محمد جوینی
ہوتے(ت)

(الفتاوی الحدیثیہ مطلب قیل لو جاز ان یبعث اللہ فی ھٰذہ الامۃ نبیا الخ داراحیاء التراث العربی بیروت ص۳۲۴،۳۲۵)

مگر ہر حدیث حق ہے، ہر حق حدیث نہیں . حدیث ماننے اورحضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی طرف نسبت کرنے کے لئے ثبوت چاہیے ، بے ثبوت نسبت جائز نہیں ، اورقول مذکور ثابت نہیں .واللہ تعالٰی اعلم.

ام المومنین کا روح سیدنا غوث الاعظم کو دودھ پلانا

جواب سوال ۴: حضرت ام المومنین محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہا وسلم کا روح اقدس سیدنا الغوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو دودھ پلانا ، بعض مداحین حضور اسے واقعہ خواب بیان کرتے ہیں کما رأیت فی بعض کتبھم التصریح بذٰلک (جیسا کہ میں نے ان کی بعض کتابوں میں اس پر تصریح دیکھی.ت)

اس تقدیر پر تو اصلاًاستبعاد[17] نہیں اوراب اس پرجو کچھ ایرادکیا گیا سب بے جاو بے محل ہے اوراگر بیداری ہی میں مانا جاتاہو، تاہم بلاشبہہ عقلاًاورشرعًاجائز اوراس میں درایۃً کوئی استحالہ[18] درکنا راستبعادبھی نہیں.ان اللہ علٰی کل شیئ قدیر (بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔ت)

نہ ظاہر میں ام المومنین کے پاس شیر نہ ہونا کچھ اس کے منافی کہ امور خارقہ للعادہ[19] اسباب ظاہر پر موقوف نہیں ، نہ روح عام متکلمین کے نزدیک مجردات سے ہے اورفی نفسہامادیہ نہ سہی تاہم مادہ سے اس کا تعلق بدیہی . نہ جسم ، جسم شہادت میں منحصر. جسم مثالی بھی کوئی چیز ہے کہ ہزاروں احادیث برزخ وغیرہ اس پر گواہ[20] کیفما کان[21] شک نہیں کہ روح مفارق[22] کی طرف نصوص متواترہ میں نزول وصعود ووضع وتمکن وغیرہ اعراض جسم وجسمانیت قطعا منسوب اور وہ نسبتیں اہل حق کے نزدیک

ظاہر پرمحمول [23]یالیت شعری جب ارواح شہداء کا میوہ ہائے جنت کھانا ثابت.

الترمذی عن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان ارواح الشہداء فی طیرخضر تعلق من ثمر الجنۃ

امام ترمذی کعب ابن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نےفرمایا بے شک شہداء کی ارواح سبز رنگ کے پرندوں میں میوہ ہائے جنت سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔

(جامع الترمذی ابواب فضائل الجہاد باب ماجاء فی ثواب شہید امین کمپنی دہلی ۱/۱۹۷)

جبکہ دوسری روایت میں ارواح عام مومنین کے لئے یہی ارشاد :

الامام احمد عن الامام الشافعی عن الامام مالک عن الزھری عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نسمۃ المؤمن طائر یعلق فی شجر الجنۃ

امام احمد امام شافعی سے وہ امام مالک سے وہ زہری سے وہ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے وہ اپنے باپ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ) مومن کی روح پرندہ کی صورت میں جنت کے

حتی یرجعہ اللہ تعالٰی فی جسدہ یوم یبعثہ

درختوں میں رہتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالی اسے اپنے جسم کی طرف لوٹا دے گا.

(مسند احمدبن حنبل حدیث کرب بن مالک انصاری المکتب الاسلامی بیروت ۳/۴۵۵)

تو دودھ پلانے میں کیا استحالہ ہے . حال روح بعد فراق وپیش از تعلق میں فارق[24] کیا ہے ؟ آخر حضرت ابراہیم علی ابیہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لئے صحیح حدیث میں ہے : "جنت میں دو دایہ ان کی مدتِ رضاعت پوری کرتی ہیں۔"

رواہ احمد ومسلم عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وانہ لو ظئرین یکملان رضاعہ فی الجنۃ

اس کو امام احمد ومسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا : ابراہیم میرا بیٹا جو شیر خوارگی کی عمر میں وصال فرماگیا ہے بیشک جنت میں اس کیلئے دو دایہ ہیں جو اس کی مدت رضاعت پوری کریں گی.(ت)

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمتہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال الخ قدیمی کتب خانہ ۲/۲۵۴)

(مسند احمد بن حنبل عن انس بن مالک المکتب الاسلامی بیروت۳/۱۱۲)

بایں ہمہ یہ باتیں نافی استحالہ یں نہ مثبت وقوع[25] قول بالوقوع تاوقتیکہ نقل ثابت نہ ہو جزاف[26] وبے اصل ہے . واللہ تعالٰی اعلم.

ارواح چھین لینا

جواب سوال ۳: زنبیل ارواح چھین لینا خرافات مخترعہ جہّال سے ہے .سیدنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام رسل ملائکہ سے ہیں اوررسل ملائکہ ، اولیاء بشر سے بالاجماع افضل. تو مسلمانوں کو ایسے اباطیل واہیہ سے احترام لازم[27]. واللہ الہادی الٰی سبیل الرشاد.

صدیق اکبر سے افضل

جواب سوال ۵: یونہی جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پرنورسید نا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ حضرت جناب افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سے افضل ہیں یا ان کے ہمسر ہیں، گمراہ بد مذہب ہے . سبحان اللہ ، اہل سنت کا اجماع ہے کہ حضور صدیق اکبررضی اللہ تعالی عنہ حضرت امام اولیاء مرجع العرفاء امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولٰی علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اکرم وافضل واتم واکمل ہیں جو اس کا خلاف کرے اسے بدعتی، شیعی، رافضی مانتے ہیں ، نہ کہ حضورغوثیت مآب رضی اللہ تعالی عنہ کی تفضیل دینی کہ معاذاللہ انکار آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ وخرق اجماع امت مرحومہ ہے لاحول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم.

یہ مسکین اپنے زعم میں سمجھا جائے کہ میں نے حق محبت حضورپر نور سلطان غوثیت رضی اللہ تعالی عنہ کا ادا کیا کہ حضور کو ملک مقرب پر غالب یا افضل بتایا ، حالانکہ ان بیہودہ کلمات سے پہلے بیزار ہونے والے سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، وباللہ التوفیق.

شب معراج غوث پاک

جواب سوال ۱: رہا شب معراج میں روح پر فتوح حضور غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ کا حاضر ہوکر پائے اقدس حضور پرنورسید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے نیچے گردن رکھنا، اوروقتِ رکوب براق یا صعودعرش زینہ بننا، شرعاً وعقلاً اس مىں کوئی بھی استحالہ نہیں.

سدرۃ المنتہٰی اگر منتہائے عروج ہے تو باعتبار اجسام نہ بنظرارواح. عروج روحانی ہزاروں اکابر اولیاء کو عرش بلکہ مافوق العرش تک ثابت وواقع ، جس کا انکار نہ کرے گا مگر علوم اولیاء کا منکر. بلکہ باوضو سونے والے کے لئے حدیث میں وارد کہ :

"اس کی روح عرش تک بلند کی جاتی ہے۔"

نہ اس قصہ میں معاذاللہ بوئے تفضیل یا ہمسری حضورسیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لئے نکلتی ہے ، نہ اس کی عبارت یا اشارت سے کوئی ذہن سلیم اس طرف جاسکتاہے . کیا عجب سواری براق سے بھی یہی معنی تراشے جائیں کہ اوپر جانے کا کام حضرت جبرائیل علیہ السلام اوررسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے انجام کو نہ پہنچا براق نے یہ مہم سرانجام کو پہنچائی. درپردہ اس میں براق کو فضیلت دینا لازم آتاہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بہ نفس نفیس تو نہ پہنچ سکے اوربراق پہنچ گیا اس کے ذریعے سے حضور کی رسائی ہوئی۔

یا ھذاخدمت کے افعال جو بنظر تعظیم واجلال سلاطین بجالاتے ہیں کیا ان کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ بادشاہ ان امور میں عاجز اورہمارامحتاج ہے ؟....... علاوہ بریں کسی بلندی پر جانے کے لئے زینہ بننے سےیہ کیونکر مفہوم کہ زینہ بننے والا خود بے زینہ وصول پر قادر......نردبان[28] ہی کو دیکھیں کہ زینہ صعود ہے اورخود اصلاً صعود پر قادر نہیں .

فرض کیجئے کہ ہنگام بت شکنی حضرت امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہٗ کی عرض قبول فرمائی جاتی اور حضور پرنور افضل صلوات اللہ واکمل تسلیماتہ علیہ وعلٰی آلہٖ ان کے دوش مبارک پر قدم رکھ کربت گراتے تو کیا اس کایہ مفاد ہوتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو

معاذاللہ اس کام میں عاجز اورحضرت مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ قادر تھے . غرض ایسے معنے محال، نہ ہرگز عبارت قصہ سے مستفاد، نہ ان کے قائلین یے چاروں کو مراد،واللہ الہادی الٰی سبیل الرشاد (اوراللہ تعالی ہی درست راستے کی طرف ہدایت عطافرمانے والاہے۔ت)

یہ بیان ابطال استحالہ واثبات صحت بمعنی امکان کے متعلق تھا۔رہا اس روایت کے متعلق بقیہ کلام ، وہ فقیر غفراللہ تعالی کے مجلد دوم[29] العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ کی کتاب مسائل شتی میں مذکور کہ یہ سوال پہلے بھی اوجین سے آیا اوراس کا جواب قدرے مفصل دیاگیا تھا.

خلاصہ مقصد اس کا مع زیادات جدیدہ یہ کہ اس کی اصل کلمات بعض مشائخ میں مسطور ، اس میں عقلی وشرعی کوئی استحالہ نہیں، بلکہ احادیث واقوال اولیاء وعلماء میں متعددبندگان خدا کے لئے ایسا حضور روحانی وارد.

(۲،۱) مسلم اپنی صحیح اورابوداود طیالسی مسند میں جابر بن عبداللہ انصاری اورعبد بن حمید بسند حسن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہم سے راوی ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

ودخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھذہ قالواھذا بلال ثم دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت ماھذہ قالوا ھذہ الغمیصاء بنت ملحان	میں جب جنت میں داخل ہوا تو ایک پہچل سنی،میں نے پوچھا : یہ کیاہے؟ ملائکہ نے عرض کی: یہ بلال ہیں۔ پھر تشریف لے گیا، پہچل سنی، میں نےپوچھایہ کیاہے؟عرض کیا: غمیصاء بنت ملحان ، یعنی ام سلیم مادرِ

انس رضی اللہ تعالی عنہما.

(کنزالعمال بحوالہ عبد بن حمید عن انس والطیالسی عن جابر حدیث۳۳۱۶۱موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۵۳)

(مسندابی داودالطیالسی عن جابر حدیث ۱۷۱۹ دارالمعرفۃ بیروت الجز ء السابع ص۲۳۸)

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۹۲)

ان کا انتقال خلافت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوا کما ذکرہ الحافظ فی التقریب (جیسا کہ حافظ نے تقریب میں اس کو ذکر کیا .ت)

(تقریب التہذیب ترجمہ ۸۷۸۰ ام سلیم بنت ملحان دارالکتب العلمیہ بیروت۲/۶۸۸)

(۳) امام احمدوابویعلی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس اور (۴)طبرانی کبیر اورابن عدی کا مل بسندحسن ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے روای، حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

دخلت الجنۃ فسمعت فی جانبھا وجسافقلت یا جبرئیل ماھذا قال ھذا بلال المؤذن

میں شب معراج جنت میں تشریف لے گیا اس کے گوشہ میں ایک آواز نرم سنی ، پوچھا: اے جبریل ! یہ کیا ہے ؟ عرض کی : یہ بلال مؤذن ہیں رضی اللہ تعالی عنہ۔

(کنزالعمال حدیث۳۳۱۶۲و۳۳۱۶۳مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۱/۶۵۳)

(الکامل لابن عدی ترجمہ یحیٰی بن ابی حبۃ ابن جناب الکلبی دارالفکر بیروت۷/۲۶۷۰)

(۵) امام احمد ومسلم ونسائی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، حضور والا صلوات اللہ تعالی وسلامہٗ علیہ فرماتے ہں :

دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ بین یدی، فقلت ماھذہ الخشفۃ، فقیل الغمیصاء بنت ملحان

میں بہشت میں رونق افروز ہوا ، اپنے آگے ایک کھٹکا سنا، پوچھا: اے جبریل!یہ کیا ہے ؟ عرض کی گئی: غمیصاء بنت ملحان.

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من ام سلیم الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/۲۹۲)

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۹۹)

(۶)امام احمد ونسائی وحاکم باسناد صحیحہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے راوی، حضور سیدالمرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں :

دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراء ۃ ، فقلت من ھذا ؟ قالواحارثۃ بن نعمان کذٰلکم البر کذٰلکم البر

میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا ، وہاں قرآن کریم پڑھنے کی آواز آئی،پوچھا: یہ کون ہے ؟عرض کی گئی: حارثہ بن نعمان. نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے .

(مسند احمد بن حنبل عن عائشہ رضی اللہ عنہاالمکتب الاسلامی بیروت ۶/۳۶)

(المستدرک للحاکم کتاب معرفۃ الصحابۃ مناقب حارثہ بن نعمان دارالفکر بیروت ۳/۲۰۸)

(الاصابۃ فی تمییزالصحابۃ بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲ حارثہ بن نعمان دارصادربیروت ۱/۲۹۸)

یہ حارثہ رضی اللہ تعالی عنہ خلافتِ امیرمعاویہ رضی اللہ تعالی عنہ میں راہی جنان ہوئے قالہ ابن سعد فی الطبقات وذکرہ الحافظ فی الاصابۃ (ابن سعد نے طبقات میں اورحافظ نے اصابہ میں اس کو ذکر کیا.ت)

(الاصابۃ فی تمییزالصحابۃ بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۵۳۲حارثہ بن نعمان دارصادربیروت ۱/۲۹۹)

(الطبقات الکبرٰی لابن سعدترجمہ حارثہ بن نعمان دارالفکر بیروت ۳/۴۸۸)

(۷) ابن سعد طبقات میں ابوبکرعدوی سے مرسلاًراوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

دخلت الجنۃ فمسعت نحمۃ من نعیم	میں جنت میں تشریف فرما ہوا تو نعیم کی کھکارسنی.

(الطبقات الکبرٰی لابن سعدالطبقۃ الثانیۃ من المہاجرین والانصارترجمہ نعیم بن عبداللہ المعروف النحام دارصادر بیروت۴/۱۳۸)

یہ نعیم بن عبداللہ عدوی معروف بہ نحام(کہ اسی حدیث کی وجہ سے ان کا یہ عرف قرارپایا)خلافت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ میں جنگ اجنادین میں شہیدہوئے۔

کما ذکرہ موسٰی بن عقبۃ فی المغازی عن الزھری وکذا قالہ ابن اسحٰق ومصعب الزبیری واٰخرون کما فی الاصابۃ	جیسا کہ موسی بن عقبہ نے مغازی میں زہری کے حوالے سے اس کو ذکر کیا یوں ہی کہا ابن اسحٰق اورمصعب زبیری اوردیگرعلماء نے جیسا کہ اصابہ میں ہے۔(ت)

(الاصابۃ فی تمییزالصحابۃ ترجمہ نعیم بن عبداللہ ۸۷۷۶دارصادر بیروت ۳/۵۶۸)

سبحان اللہ! جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور.

(۸) امام ابو بکر بن ابی الدنیا ، ابوالمخارق سے مرسلاً راوی، حضور پرنورصلوات اللہ سلامہ علیہ فرماتے ہیں :

مررت لیلۃ اسرٰی بی	یعنی شب اسرٰی میرا

برجل مغیب نورالعرش ، قلت : من هذا، املک؟ قیل: لا . قلت: نبی؟ قیل: لا. قلت : من هذا؟قال: هذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ تعالٰی وقلبہ معلق بالمساجد ولم یستسب لوالدیہ قط

گزر ایک مرد پر ہوا کہ عرش کے نور میں غائب تھا ، میں نے فرمایا : یہ کون ہے ، کوئی فرشتہ ہے ؟ عرض کی گئی:نہ . میں نے فرمایا : نبی ہے عرض کی گئی:نہ . میں نے فرمایا کون ہے ؟ عرض کرنے والے نے عرض کی : یہ ایک مرد ہے دنیا میں اس کی زبان یادِالٰہی سے تر تھی اوردل مسجدوں سے لگا ہوا ، اور(اس نے کسی کے ماں باپ کو براکہہ کر) کبھی اپنے ماں باپ کو برا نہ کہلوایا.

(الدرالمنثوربحوالہ ابن ابی الدنیا تحت الآیۃ ۱۵۲/۲ مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۱/۱۴۹)
(الترغیب والترھیب بحوالہ ابن ابی الدنیاکتاب الذکروالدعاء، الترغیب فی الاکثارمن ذکراللہ الخ مصطفٰی البابی مصر۲/ ۳۹۵)

ثم اقول وباللہ التوفیق (پھر میں کہتاہوں اورتوفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ت)کیوں راہ دور سے مقصد قرب نشان دیجئے، فیض قادریت جوش پر ہے، بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے۔ حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ

تعالی عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرٰی اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورحضور اقدس کے ہمراہ بیت المعمور میں گئے حضور پرنورکےپیچھے نماز پڑھی، حضور کے ساتھ باہر تشریف لائے۔

والحمدللہ رب العٰلمین (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگارہے تمام جہانوں کا.ت)

اب ناظر غیروسیع النظرمتعجبانہ پوچھے گاکہ یہ کیونکر؟........ہاں ہم سے سنۓ۔ واللہ الموفق. ابن جریروابن ابی حاتم وابویعلٰی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی، حضور اقدس سرورعالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثم صعدت الی السماء السابعۃ فاذاانا بابراھیم الخلیل مسندا لظھرہ الی البیت المعمور(فذکرالحدیث الی ان قال) واذابامتی شطرین شطرعلیھم ثیاب بیض کانھاالقراطیس وشطرعلیھم ثیاب رمد فدخلت البیت المعمور ودخل معی الذین علیھم الثیاب البیض وحجب الاخرون الذین علیھم ثیاب رمد وھم	پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا،ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرماہیں اورناگاہ اپنی امت دوقسم پائی،ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذکی طرح، اوردوسری قسم کا خاکستری لباس.میں بیت المعمورکے اندر تشریف لے گیااورمیرے ساتھ سپیدپوش بھی

على خير فصليت انا ومن معى من المومنين فى البيت المعمورثم خرجت انا ومن معى (الحديث)

گئے، میلے کپڑوں والے روکے گئے مگرہیں وہ بھی خیر وخوبی پر.پھر میں نے اورمیرے ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمورمیں نماز پڑھی . پھر میں اورمیرے ساتھ والے باہر آئے۔

(تاریخ دمشق الکبیر باب ذکر عروجہ الی السماء الخ داراحیاء التراث العربی بیروت۳/۲۹۴)

(دلائل النبوۃ للبیہقی باب الدلیل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرج بہ الی السماء دارالکتب العلمیۃ بیروت۲/ ۳۹۳.۹۴)

(الدرالمنثوربحوالہ ابن جریروابن حاتم وغیرہ الخ تحت الآیۃ داراحیاء التراث العربی بیروت ۵/۱۷۲)

ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہ عزوجل شریف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلےلباس والے بھی. تو حضور غوث الوڑی اورحضور کے منتسبان باصفا تو بلاشبہہ ان اجلی پوشاک والوں میں ہیں ، جنہوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمورمیں جاکر نماز پڑھی، والحمدللہ رب العالمین(سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو پروردگارہے تمام جہانوں کا.ت)

اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے، اور جب یہاں تک بحمداللہ ثابت تو معاملۂ قدم میں کیاوجہ انکارہے کہ قولِ مشائخ کو خواہی نخواہی رد کیاجائے۔ہاں سند محدثانہ نہیں .....پھر نہ ہو۔اس جگہ اسی قدربس ہے۔سند معنعن[30] کی حاجت نہیں،کما بیناہ فی رسالتنا "هدى الحيران فى نفى الفئى عن سيدالاكوان"(جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ"ہدی الحیران فی نفی الفیئی عن سیدالاکوان"میں اسے بیان کیاہے۔)

امام جلال الدین سیوطی نے"مناھل الصفا فی تخریج احادیث الشفاء"میں مرثیہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ"بابی انت وامی یارسول اللہ(یارسول اللہ!میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں.ت)کی نسبت فرماتے ہیں :

لم اجدہ فی شیئ من کتب الحدیث الاثر (الٰی قولہ) بالاحکام

میں نے یہ روایت کسی کتاب حدیث میں نہ پائی مگرصاحب اقتباس الانواراورامام ابن الحاج نے اپنی مدخل میں اسے حدیث طویل کے ضمن میں ذکر کیا اورایسی روایت کو اسی قدرسند کفایت کرتی ہے کہ انہیں کچھ باب احکام سے تعلق نہیں .

(نسیم الریاض بحوالہ مناھل الصفافی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکز اہلسنت برکات رضاگجرات ہند ۱/۲۴۸)

(نسیم الریاض بحوالہ مناھل الصفافی تخریج احادیث الشفاء الفصل السابع مرکز اہلسنت برکات رضاگجرات ہند۱/۲۴۸)

اوریہ تو کسی سے کہا جائے کہ حضرات مشائخ کرام قدست اسرارھم کے علوم اسی طریقہ سند ظاہری حدثنا فلان عن فلان میں منحصرنہیں، وہاں ہزارہا ابواب وسیعہ واسباب رفیعہ ہیں کہ اس طریقہ ظاہرہ کی وسعت ان میں سے کسی کے ہزارویں حصہ تک نہیں، تو اپنے طریقہ سے نہ پانے کو ان کی تکذیب کی حجت جاننا کیسی ناانصافی ہے۔

انسان کی سعادت کبڑی ان مدارج عالیہ ومعارک غالیہ تک وصول رہے___ اوراس کی بھی توفیق نہ ملے تو کیا درجہ تسلیم، نہ کہ معاذاللہ انکار وتکذیب کو سخت مہلکہ ہائلہ ہے ، والعیاذباللہ رب العٰلمین(اوراللہ تعالی کی پناہ جو پروردگارہے تما م جہانوں کا.ت)......جیسے آج کل ایک بحرینی بے بہرہ نے رسالہ"لباب المعانی"سیاہ کر کے مصر میں چھپوایااورصرف اس پر کہ حضرت امام عارف باللہ، ثقہ، حجت ، فقیہ ، محدث، امام القراء، سیدی ابوالحسن علی نورالملۃ والدین شطنوفی قدس سرہ الصافی الصوفی نے کتاب بہجۃ الاسرارشریف میں باسنادصحیحہ حضرت امام اجل سیدی احمد رفاعی قدس سرہ الرفیع پرحضورپرنورسید الاولیاء حضرت غوث الوڑی رضی اللہ تعالی عنہ کی تفضیل روایت فرمائی ، نہ صرف اس امام جلیل وکتاب جمیل بلکہ خاک بدہن گستاخ جناب اقدس میں کوئی دقیقہ بے ادبی اٹھانہ رکھا.

نعوذباللہ من الخذلان ولاحول ولاقوۃ الاباللہ القادرالمستعان (ہم ذلت ورسوائی سے اللہ تعالٰی کی پناہ چاہتے ہیں جوقدرت والا ہے جس سے مددطلب کی جاتی ہے .ت)

یہ لباب عجاب اول تاآخرجہالات فاضحہ وخرافات واضحہ کا لب لباب ہے . کثرت مسائل کے نام فرصت عنقانہ ہوتاتو فقیر اس کا رد لکھ دیتا.مگر الحمدللہ نارباطل خود منطفی ہے[31] اورہمارے بلاد میں اس کاشریکسرمنتفی[32] فلاحاجۃ الٰی اشاعۃ خرافاتہ ولو علٰی وجہ الرد (اس کی خرافات کو شائع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اگرچہ بطور ردہو.ت)

بالجملہ روایت نہ عقلاًدور نہ شرعًامہجور،اورکلمات مشائخ میں مسطوروماثوراورکتب احادیث میں ذکر معدوم نہ کہ عدم مذکور___نہ روایاتِ مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور،اورقدرت قادر وسیع وموفور، اورقدرقادری کی بلندی مشہور، پھر ردوانکارکیا مقتضائے ادب وشعور.والحمدللہ العزیزالغفور،واللہ سبحٰنہ وتعالٰی اعلم وعلمہ اتم واحکم(اورسب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لئے ہیں جو عزت والا بہت بخشنے والا ہے

اوراللہ سبحانہ تعالٰی خوب جانتاہے اوراس کا علم خوب تام اورخوب مضبوط ہے۔ت)

مسئلہ ثالثہ

مسئلہ۸:

مسؤلہ مولوی نور محمد صاحب کانپوری ،

ملازم کارخانہ میل کاٹ واقع دیوان،

۹محرم الحرام ۱۳۳۸ھ.

ماقولکم یا علماء الملۃ السمحۃ البیضاء ومفتی الشریعۃ الغراءفی ھٰذہٖ:آپ کا کیا ارشاد ہے اے فراخ وروشن ملت کے عالمو اورائے چمکدارشریعت کے مفتیو!اس مسئلہ میں (ت)

مولودغلام امام شہید، صفحہ ۵۹سطر ۱۱میں لکھاہے کہ : "شب معراج میں حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی روح پاک نےحاضر ہوکر گردنِ نیاز صاحب لولاک کے قدم سراپا اعجاز کے نیچے رکھ دی اورخواجہ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم گردن غوث اعظم پر قدم مبارک رکھ کر براق پر سوارہوئے اوراس روح پاک سے استفسارفرمایا کہ توکون ہے ؟عرض کیا: میں آپ کے فرزندوں اورذریات طیبات سے ہوں، اگر آج اس نعمت سے کچھ منزلت بخشئے گاتو آپ کے دین کو زندہ کروں گا. فرمایاکہ: "تو محی الدین ہے اورجس طرح میرا قدم تیری گردن پر ہے اسی طرح کل تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔"

اوراس روایت کی دلیل یہ لکھی ہے کہ صاحب منزل اثنا عشریہ بھی تحفۃ القادریہ سے لکھتے ہیں اسی کتاب کے صفحہ۵۸سطر۵ میں مرقوم ہے کہ :

"خواجہ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خوش ہوکر سوارہونے لگے براق نے شوخی شروع کی ،جبریل علیہ السلام نے کہا : کیا بیحرمتی ہے ، تو نہیں جانتا کہ تیر اراکب کون ہے؟خلاصہ ہژدہ ہزار عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (اٹھارہ ہزارجہانوں کے خلاصہ محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جو اللہ کے سچے رسول ہیں۔ ت)براق نے کہا کہ اے امین

وحی الہٰی! تم اس وقت خفگی مت کرو مجھے رسول مقبول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جناب میں ایک التماس ہے . فرمایا: بیان کرو. عرض کیا: آج دولت زیارت سے مشرف ہوں کل قیامت کے دن مجھ سے بہتر براق آپکی سواری کے واسطے آئیں گے، امیدوار ہوں کہ حضور سوائے میرے اورکسی براق کو پسند نہ فرمائیں."

صاحب تحفۃ القادریہ لکھتے ہیں کہ : "وہ براق خوشی سے پھولا نہ سمایااوراتنا بڑھا اوراونچا ہوا کہ صاحب معراج کا ہاتھ زین تک اورپاؤں رکاب تک نہ پہنچا."

پس استفسار اس امر کا ہے کہ آیا یہ روایت صحاح ستہ وغیرہ احادیث وشفائے قاضی عیاض وغیرہ کتب معتبرہ فن میں موجود ہے یا نہ .بیان کاف وشاف بالاسانید من المعتبرات المعتقدات بالبسط والتفصیل جزاکم اللہ خیرا.بینواتوجروا(معتبرومعتمد سندوں کے ساتھ کافی و شافی بیان پوری شرح وتفصیل کے ساتھ ارشادفرمائیں. اللہ تعالی آپ کو جزائے خیرعطافرمائے۔ بیان کرو اجرپاؤگے۔ت)

الجواب

کتب احادیث وسِیَرمیں اس روایت کا نشان نہیں . رسالہ غلام امام شہید محض نامعتبر،بلکہ صریح اباطیل وموضوعات پر مشتمل ہے . منازل اثنا عشریہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گزری نہ کہیں اس کا تذکرہ دیکھا.

تحفہ قادریہ شریف اعلی درجہ کی مستند کتاب ہے اس کے مطالعہ بالاستیعاب سے بارہامشرف ہوا، جو نسخہ میرے پاس ہے یا اورجومیری نظر سے گزرا ان میں یہ روایات اصلا نہیں.[33]

بایں ہمہ اس زمانہ کے مفتیان جہول،مخطیان غفول نے جو اس کا بطلان یوں ثابت کرنا چاہاکہ سدرۃ المنتہی سے بالاعروج کیا اوراس میں معاذاللہ حضور اقدس وانورصلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر حضور پرُنورغوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی تفضیل نکلتی ہے[34] یہ محض تعصب وجہالت ہےجس

کا رد فقیر نے ایک مفصل فتوی میں سترہ سال ہوئے کیا،جبکہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کٹھورضلع سورت سے ایک سوال آیاتھا.[35]

فاضل عبدالقادرقادری ابن شیخ محی الدین اربلی نے کتاب "تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر" رضی اللہ تعالی عنہ میں یہ روایت لکھی ہے[36]اوراسے جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمہ اللہ کی کتاب حرزالعاشقین سے نقل کیا ہے۔ اور ایسے امور میں اتنی ہی سندبس ہے . اس کا بیان فقیر کے دوسرے فتوے میں ہے جس کا سوال۱۷ربیع الآخرشریف۱۳۱۰ھ کو اوجین سے آیاتھا، وباللہ التوفیق، واللہ تعالٰی اعلم (اورتوفیق اللہ تعالٰی کی طرف سے ہے،اوراللہ تعالٰی خوف جانتاہے۔ت)

رسالہ

فتاوی کرامات غوثیہ

ختم ہوا۔

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے) ۔عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟ ۔عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا ۔ عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ) ۔ عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو! ۔ عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک ۔ عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر ۔ عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ ۔ عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت ۔ عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟ ۔ عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی ۔ عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف ۔ عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ ۔ عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر) ۔ کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب) ۔ عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق ۔ عبد مصطفی
عورت کا جنازہ ۔ جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی ۔ عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ1) ۔ عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا ۔ عبد مصطفی
محرم میں نکاح ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ) ۔ عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟ ۔ عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی ۔ عبد مصطفی	کافر سے سود ۔ عبد مصطفی
میں خان تو انصاری ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی
جرمانہ ۔ عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟ ۔ عبد مصطفی
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی

Notes

[←1]

حضرت علامہ عبدالقادرقادری بن محی الدین الصدیقی الاربلی جامع علوم شریعت وحقیقت تھے . علماء کرام اورصوفیہ عظام میں عمدہ مقام پایا. آپ کے اساتذہ میں الشیخ عبدالرحمن الطالبانی جیسے اجلّہ فضلاء شامل ہیں . اورفہ میں ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں وصال پایا.آپ کی تصانیف میں سے مشہور کتابیں یہ ہیں :

۱. آداب المریدین ونجاة المسترشدین

۲.تفریح الخاطرفی مناقب الشیخ عبدالقادر

۳. النفس الرحمانیۃ فی معرفۃ الحقیقۃ الانسانیہ

۴.الدرالمکنون فی معرفۃ السرالمصون

۵. حدیقۃ الازھار فی الحکمۃ والاسرار

۶.شرح الصلاة المختصرة للشیخ اکبر

۷. الدررالمعتبرة فی شرح الابیات الثمانیہ عشرہ

۸. شرح اللمعات للفخرالدین العراقی

۹.القواعد الجمعیۃ فی الطریق الرفاعیۃ

۱۰. مجموعۃ الاشعارفی الرقائق والاثار

۱۱.مرآة الشہودفی وحدة الوجود

۱۲.مسک الختام فی معرفۃ الامام ، مختصرفی کراستہ

۱۳.الالہامات الرحمانیہ فی مراتب الحقیقۃ الانسانیۃ

۱۴.حجۃ الذاکرین وردالمنکرین .

۱۵.الطریقۃ الرحمانیہ فی الرجوع والوصول الی الحضرة العلیۃ .

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو :

ا. معجم المولفین،عمر رضاکحالہ ، الجزء الخامس ص۳۵۴

ب. ہدیۃ العارفین ، اسماعیل باشاالبغدادی جلد اول ص۶۰۵

[←2]

الشفاء بتعريف حقوق المصطفٰى فصل فى تفضيله صلى اللہ تعالٰی علیہ وسلم المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ ۱ /۱۴۵

[←3]

حدیث شریف میں ہے :

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لبلال صلوٰۃ الغداۃ یا بلال حدثنی بارجی عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک بین یدی فی الجنۃ،الحدیث

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالک وبلال ۲ /۲۹۲)

ایک اورحدیث میں یوں ہے :

عن ابن عباس قال لیلۃ اسری برسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخل الجنۃ فسمع فی جانبہا خشفا فقال یاجبریل من ھذا فقال ھذا بلال المؤذن فقال قدافلح بلال رأیت لہ کذاکذا

(منتخب کنزالعمال علی ہامش مسند احمد بن حنبل المکتب الاسلامی بیروت ۴ /۲۶۹)

حضرت ابو امامہ کی روایت میں مرفوعاً ہے : فقیل ھذا بلال یمشی امامک

(الکامل لابن عدی ترجمہ یحیٰی بن ابی حیۃ ابوجناب الکلبی دارالفکر بیروت ۷ /۲۶۷۰)

مذکورہ روایات اوراحادیث کا مفہوم یہ ہے کہ شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کو جنت میں ملاحظہ فرمایا.

[←4]

حدیث میں ہے : عن جابر بن عبداللہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال رأیت الجنۃ فرأیت امرأۃ ابی طلحۃ الحدیث

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالک وبلال ۲/۲۹۲)

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا : مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے جنت میں ابوطلحہ کی زوجہ کو دیکھا.

[←5]

حدیث شریف میں ہے :

عن انس عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فسمعت خشفۃ فقلت من ھذا قالوا ھٰذہ الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالک

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل ام سلیم، ام انس بن مالک وبلال ۲/۲۹۲)

ایک اور روایت میں یوں بیان ہوا:

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت خشخشۃ بین یدی فاذا ھی الغمیصاء بنت ملحان ام انس بن مالک

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۳/۹۹)

مسند احمد کی دوسری روایت یوں ہے :

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دخلت فسمعت بین یدی خشفۃ فاذا انا بالغمیصاء بنت ملحان

(مسند احمد بن حنبل عن انس رضی اللہ عنہ المکتب الاسلامی بیروت۳/۱۰۶)

ان روایات کا مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حضر ت انس بن مالک کی والدہ حضرت غمیصاء بنت ملحان رضی اللہ تعالی عنہماکی جنت میں پہچل سنی.

نوٹ: یاد رہے کہ غمیصاء بنت ملحان یہی زوجۂ ابوطلحہ ہیں . فاعلم ذٰلک

(حاشیہ منجانب امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ)

[←6]

(الف) نبر اس شرح شرح عقائد، علامہ عبدالعزیز پرہاروی ، ص۳۸۸

(ب) مقابیس المجالس اردوترجمہ از واحد بخش سیال ص۲۵۵

(ج) معراج النبی از علامہ سید احمد سعید کاظمی ص۲۸ اورمابعد

(د) عرفان شریعت(مجموعہ فتاؤی امام احمد رضا) مرتبہ مولانا محمد عرفان علی حصہ سوم ص۸۴تا۹۱

[←7]

رفیق الطلاب مجتبائی دہلی ص۲۸

[←8]

عمدۃ الفضلاء المحققین امام نجم الدین غیطی فرماتے ہیں:

واماالرفرف فیحتمل ان المراد بہ السحابۃ التی غشیتہ وفیھا من کل لون التی رواھا ابن ابی حاتم عن انس

وعندما غشتہ تاخرعنہ جبریل.(کتاب المعراج (مؤلفہ رجب ۹۹۹ھ) مطبوعہ مصر،ص۸۹)

[←9]

امام نجم الدین غیطی فرماتے ہیں : ثم عرج بہ حتی ظهر لمستوی سمع فیہ صریف الاقلام.

(کتاب المعراج ، مطبوعہ مصر،ص٨٧،٨٩)

[←10]

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: کتاب المعراج ص۹

[←11]

مرکب بمعنی سواری

[←12]

ملصق ہونا : چمٹ جانا،مل جانا

[←13]

سیڑھی

[←14]

ہاتھی

[←15]

تعجب

[←16]

مرتبہ غوثیت،مرتبہ نبوت کے پیچھے اوراس سے نیچے ہے۔

[←17]

دورازقیاس

[←18]

محال بونا

[←19]

عادت کے خلاف ، کرامت وغیرہ

[←20]

وہ احادیث جو احوال برزخ پر مشتمل ہیں ان میں جسم مثالی بکثرت ذکرآیا ہے لہذا وہ احادیث جسم مثالی کے وجود پر گواہ ہیں.

[←21]

کوئی بھی صورت ہو

[←22]

جسم سے جدا روح

[←23]

اہل سنت کے نزدیک اپنے ظاہری معنی پر ہے ان میں کوئی تاویل نہیں کی گئی.

[←24]

روح کے جسم سے جُدا ہونے کے بعد کی حالت اورجسم سے متعلق ہونے سے پہلے کی حالت میں کوئی فرق نہیں.

[←25]

ان دلائل سے استحالہ کی نفی ہوتی ہے لیکن اس کا واقع ہونا ثابت نہیں ہوتا

[←26]

من گھڑت ، جھوٹ ، بے ہودہ

[←27]

تنبیہ : مبنائے انکار یہ طرز ادا ہے ورنہ ممکن کہ سیدنا عزرائیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کچھ روحیں بامر الہٰی قبض فرمائی ہوں اورحضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی دعا سے باذن الہٰی پھر اپنے اجسام کی طرف پلٹ آئی ہوں کہ احیاء مردہ حضور پرنور ودیگر محبوبان خدا سے ایسا ثابت ہے کہ جس کے انکار کی گنجائش نہیں.

یوں ہی ممکن کہ حضرت ملک الموت نے بنظرِ صحائف محوواثبات قبض بعض ارواح شروع کیا اور علم الہٰی میں قضائے ابرام نہ پایاتھا ببرکت دُعائے محبوب قبض سے بازرکھے گئے ہوں۔

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی کتاب لوا قح الانوارمیں حالات حضرت سیدی شیخ محمد شربینی قدس سرہٗ میں لکھتے ہیں: لما ضعف ولدہ احمد واشرف علی الموت وحضرعزرائیل لقبض روحہ قال لہ الشیخ ، ارجع الٰی ربک فراجعہ فان الامر نسخ فرجع عزرائیل وشفی احمد من تلک الضعفۃ وعاش بعدھا ثلاثین عاما

یعنی جب ان کے صاحبزارے احمد ناتواں ہوکر قریب مرگ ہوئے اورحضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی روح قبض کرنے آئے حضرت شیخ نے ان سے گزارش کی کہ اپنے رب کی طرف واپس جائیے اس سے پوچھ لیجئے کہ حکم موت منسوخ ہوچکا ہے . عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام پلٹ گئے ، صاحبزادے نے شفاپائی اوراس کے بعد تیس برس زندہ رہے . واللہ تعالٰی اعلم.(الطبقات الکبرٰی (لواقح الانوار)خاتمۃ الکتاب ترجمہ ۲۰ شیخ محمد الشربینی دارالفکر بیروت ۲/۱۸۵)

[←28]

سیڑھی

[←29]

یاد رہے کہ فتاوٰی رضویہ قدیم میں یہ مسائل شاملِ اشاعت نہیں ہوسکے تھے اب ان کواشاعت جدید میں کتاب الشتّی

کے پیش نظر جلد میں شامل کردیاگیاہے۔

[←30] ایسی روایت جس میں ایک راوی دوسرے راوی سے" عن فلان"کے لفظ سے روایت کرے۔

[←31]

بُجھی ہوئی

[←32]

ختم، نیست ونابود.

[←33]

تحفہ قادریہ ،حضرت شاہ ابوالمعالی قادری(۱۱۱۶ھ)کی فارسی تالیف ہے جس میں حضورغوث الوڑی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حالات اورکرامات کا تذکرہ ہے . آپ اپنے وقت کے سربرآوردہ مشائخ میں شمار ہوتےہیں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے آپ کے ارشاد پر اشعۃ اللمعات اورشرح فتوح الغیب مکمل فرمائی.آپکا مزارلاہور میں واقع ہے۔

تحفہ قادریہ کے قلمی نسخے اکثرکتب خانوں میں موجودہیں، اصل فارسی نسخہ تاحال طبع نہ ہوا، البتہ اس کااردوترجہ (۱) سیرت الغوث مولفہ محمد باقر نقشبندی(۱۳۲۳ھ) مطبع منشی نولکشور پریس لاہور اور(۲) تحفہ قادریہ(اردوترجمہ) مولفہ مولانا عبدالکریم(۱۳۲۴ھ) ملک فضل الدین تاجرکتب لاہورکے ناموں سے شائع ہوچکے ہیں۔

[←34]

دیوبندیوں کےحکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی، مدرسہ دیوبند کے اساطین مولوی خلیل احمد اورمولوی رشیدا حمد انبیٹھوی کے فتاؤی کی تردید ہورہی ہے ، یہ فتاؤی موجودہ رسالہ مبارکہ میں شامل کردیے گئے ہیں۔

[←35]

ملاحظہ ہو مسئلہ ثانیہ رسالہ ہذا

[←36]
تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنہ، المنقبۃ الاولٰی ، سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ،فیصل آباد،ص۲۴،۲۵